نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۷ — مطبوعہ ۲۰- نومبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

JAGRAON. NOV. 21 90

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ ۱؎ ۱۱؎

ایضاً بیرونجات سے مع محصولڈاک۔ عہ ۲؎

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ ۲؎

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

کوہ نور مطبوعہ ۴ نومبر میں لکھا ہی کہ "کلکتہ بپٹسٹ مشن کے ایک معزز پادری سموئیل جیکب نامی نے بدھ کے دن دین اسلام قبول کیا۔ صورت اسکی یوں ہی کہ ایک معزز طالب علم مولوی حافظ عزیز الرحمن صاحب تخلص بہ عرشی سے اُنسے مذہبی مباحثہ کو اس شرط پر منظور کیا تھا کہ جو اپنی بحث میں نہ ٹھہرے وہ ایک دوسرے کا مذہب قبول کرے۔ حسب وعدہ ۲۹- اکٹوبر کو دونوں میں بحث چھڑی۔ پادری موصوف کے تین سوال تھے۔ اوّل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کیوں نہیں مانتے دوم حضرت محمد کو رسول کیوں مانتے ہو۔ سوم حضرت عیسیٰ مُردے جلاتے تھے تمہارے رسول کے پاس کونسا معجزہ تھا۔ غرض ہمارے مولوی صاحب نے ازروئے انجیل جواب معقول دیکر اُسکو قایل کر دیا اور اُسنے جواب سے مجمع کے سامنے جو قریباً آٹھ ہزار آدمیوں کی تعداد کے تھا اپنی پوری تشفی ظاہر کی اور فوراً مشرف بہ اسلام ہوا" اگرچہ اس خبر کے طرز تحریر سے ہی ہمکو اسکی صداقت میں کلام ہی لیکن زیادہ تر تعجب اس بات کا ہی کہ مولوی صاحب نے تینوں سوالوں کے جواب ازروئے انجیل دیکر پادری موصوف کو کسطرح قایل کر دیا۔ بیشک خداوند عیسیٰ المسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کے لئے تو انجیل میں بہت جگہہ صاف صاف لکھا ہی لیکن محمد صاحب کی رسالت اور صاحب معجزہ ہونے کا ثبوت انجیل کے کس مقام سے دیا گیا جس سے پادری صاحب قایل ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ ہم نے تو آجتک صدہا مولوی صاحبان کی تقریر و تحریر کو سُنا اور دیکھا مگر وہی دقیانوسی پرانے اعتراض اور دلیلیں خداوند مسیح کی الوہیت و ابنیت کی تردید اور محمد صاحب کی رسالت کے ثبوت میں پیش کرتے رہتے ہیں جنکا جواب شافی و کافی مسیحیوں کی طرف سے دیا گیا ہی۔ مگر ہمارے اسمٰعیلی بھائی بقول شخصے "میں نہ سمجھوں تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے"۔ ایک بات نہیں سنتے۔ بیشک ایسے ہی لوگوں کے حق میں یہہ کلام صادق ٹھہرتا ہی کہ " وے نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے کہ اُنکی آنکھیں میچی گئیں سو دے دیکھتے نہیں اور اُنکے دل بھی سو وے سمجھتے نہیں"۔ یسعیاہ- ۴۴ باب ۱۸- آیت +

اکثر محمدی اخبارات میں لیورپول کے اُن پچیس ۲۵ نو مسلم لوگوں کا ذکر بڑی خوشی اور فخر کے ساتھ آج کل شایع ہو رہا ہی جنہوں نے حیدر آباد کے امرا اور روسا سے چندہ کی درخواست کی ہی۔ جسکو پڑھنے سے ہمارے دل میں خیال گذرا کہ آیا اِن لوگوں نے جو دین اسلام قبول کیا کس فرقہ کے مسلمانوں کا عقیدہ پسند کر کے قبول کیا ہو گا۔ کیا وے سُنی یا شیعہ مذہب کے پیرو ہوئے ہیں؟ کیا وے مقلد یا غیر مقلد طریق کو پسند کرتے ہیں؟ ضرور ہی

کہ یا تو فرقہ ہائے مذکورہ بالا میں سے کسی ایک فرقے میں داخل ہوئے ہونگے یا اُنہنے نرالا کوئی پنتھ اپنے لئے نکالا ہوگا۔ بہر حال ہم منتظر ہیں کہ کسی محمدی اخبار میں اُنکی نسبت کوئی خبر درج کیجائے کہ کونسا طریقہ انہوں نے اپنے لئے منتخب کیا ہے +

ہمارے معزز نامہ نگار ب صالح کے مضمون کو نمبر گذشتہ میں ناظرین نے مطالعہ کیا ہوگا جسمیں ذکر ہے کہ محمد صاحب اذن شفاعت حاصل کرکے اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو جنمیں رائی کے دانہ کے برابر یا اُسکے کسی مقدار تک بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکالینگے اور بعد اسکے خدا سے عرض کرینگے کہ اب مجھکو اجازت ہو کہ میں ہر ایک شخص کو جسنے فقط لا الہ الا اللہ اپنی زبان سے کہا ہو دوزخ سے نکال لوں اسپر خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ یہہ تیرے لئے نہیں لیکن میں اُنکو نکالونگا پس وے بھی دوزخ سے رہا ہونگے۔

اب محمدی صاحبان فرمادیں کہ اگر دوزخ سے خلاص ہونے کے لئے حرف ”لا الہ الا اللہ“ کہنا گنہگار کے لئے کافی ہے تو خواہ وہ اس کلمہ کے ساتھ ”محمد الرسول اللہ“ کہے یا نہ کہے بلا شفاعت واحسان حضرت نجات یاب ہوگا یا نہیں ؟ +

صاحب تاج الاخبار راولپنڈی ۸ نومبر کے پرچہ میں بصیغہ ایڈیٹوریل تبیس اخبار نویسوں کے بموقع دربار پٹیالہ حاضر ہوئے اور متفرق انعامات ریاست سے حاصل کرنے کے ذکر میں بہت سے ایڈیٹروں اور اخباروں کے نام تحریر فرماتے ہیں۔ اگرچہ ہمیں معلوم نہیں کہ تاج الاخبار بھی اُس تواضع میں کہ جسمیں قریب پندرہ ہزار روپیہ اخبار نویسوں کے لئے خرچ کیا گیا حصہ یاب ہوئے یا نہیں۔ مگر اتنا کہنا مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہمعصر کو لازم ہے کہ وہ اپنی رشک آلودہ باتوں کے انتقام کے لئے کسی اپنے ہم خدمت پر حملہ مذہبی توہین آمیز طبیعت سے پاک الفاظ میں ظاہر نکریں ورنہ یہہ اُنکے متعصب ہونیکی دلیل ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”باپ بیٹا روح القدس کے اخبار کے مالک کو تو تین ناموں سے آٹھ نو سو روپیہ اسواسطے ملے کہ وہ بھی کونسل سے شاملی تھے“۔ افسوس ہے کہ تاج الاخبار نے اُس اوڈیٹر اور اخبار کا نام ومقام نہ لکھا جو ۸ سو ۹ سو روپیہ کی خواہش میں کونسل کے شاملی ہوئے تھے۔ اگر ہمعصر موصوف ایڈیٹر واخبار کے نام ومقام سے جیسا دوسروں کا لکھا ہے مطلع فرماتے تو بہتر ہوتا اور تب کچھ اس عطیہ ریاست کی نسبت لکھ بھی سکتے اُمید کہ اسکے نام ومقام سے عوام کو آگاہی بخشیں گے +

گلدستہ سفیر کی نسبت ہمارے معزز مسیحی براوران کی طرف سے کئی مضمون بطور ریویو یا ریمارک ہمارے پاس پہنچے ہیں اور یقین ہے کہ اگر اُسکے حسن وقبح کی بحث میں مختلف اراء کا سلسلہ اسی طرح پر اخبار میں جاری رکھا جائے تو دیگر مضامین نویسوں کی حق تلفی ہوگی اور اس بحث سے چنداں فایدہ بھی متصور نہیں ہے۔ بیشک گلدستہ میں سہو کاتب ومصنف جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے پائے جاتے ہیں جنکی تصحیح کا طبع ثانی میں ہم وعدہ کرچکے ہیں لیکن فی الحال مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی نسبت اور کچھ نور افشاں میں درج نہ کیا جائے پس اُن صاحبوں سے جنکی تحریرات ابتک ہمارے پاس اس قسم کی پہنچ چکی ہیں باوب ملتمس ہیں کہ ہم اُنکے شایع کرنے میں معذور ہیں اور آیندہ کو اور کوئی صاحب گلدستہ کی نسبت کوئی مضمون ارسال نہ فرمائیں +

مُراسلات

انجیلی پہلی بشارت

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۳)

موسیٰ سے پیشتر آدم سے لیکر تحریری الہام تک بھی کہانت موجود تھی کیونکہ ایمانداروں میں ہر ایک خاندان کا سر وسردار اسکام کو بجا لاتا تھا۔ سب سے پہلے آدم اپنے خاندان کا سردار کاہن تھا۔ اُسکے بعد سیت اپنے خاندان کا اور سیت کے بعد انوس اپنے خاندان کا پھر حنوک اپنے خاندان کا پھر متوسلح اپنے خاندان کا پھر نوح اپنے خاندان کا اُسکے بعد سام اپنے خاندان کا پھر ابراہام اپنے خاندان کا ابراہام کے بعد اضحاق اور اضحاق کے بعد یعقوب اور یعقوب کے بعد لاوی اپنے خاندان کا کاہن یعنی قربانی دہندہ اور منت وسماجت وشفارش کنندہ تھا موسیٰ کے زمانہ میں تحریری الہام کے شروع کے وقت کہانت کا کام فقط ایک فرقہ میں محدود ہوگیا اور لاوی کے فرقہ میں سے ہارون موسیٰ کا بڑا بھائی اول سردار کاہن قرار پایا اور یہہ کہانت دایمی ٹھہرائی گئی۔ سردار کاہن کے دو کام تھے (اول) قربانی کرنا اور اُسکے خون کو لیکر اقدس حضور میں جو خیمہ اور ہیکل میں علیحدہ اور مخصوص ومقدس تھا حاضر ہونا اور اُس خون کو خدا کے حضور میں گذراننا اور (دوم) جماعت وگروہ وقوم کے گناہوں کی معافی طلب کرنا اور اپنی اور اُنکی سفارش کرنا یعنی (اول) اپنے اور اپنی قوم کے گناہوں کو قبول کرکے اور اُنکا اقرار کرکے اُنکے بدلے قربانی کرنا یعنی جیسے یہہ تھے کہ وہ نسل جہان کے گناہوں کیواسطے اپنی جان

کو قربان و نثار کریگا۔ یہہ قربانی اُسکی یاد میں اپنے اور اپنی قوم کے گناہوں کے عوض میں گذرانتا ہوں اور (دوم) اس قربانی کے سبب کہ میں نے بموجب حکم کے گذرانی ہی میں تیری منت و سماجت کرتا ہوں کہ تو رحم کرکے پہلے میرے گناہوں کو پھر اُس قوم کے گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما اور اُنکو بخش دے۔ سردار کاہن فقط سال میں ایک مرتبہ یہہ کام کرتا تھا۔ حالانکہ روزینہ و ہفتہ وار و ماہواری قربانی تو ہمیشہ قایم تھی اور انکو بجالانیوالے لاوی کے فرقہ کے کاہن ہوتے تھے نہ سردار کاہن ❊

یاد رکھنا چاہیے کہ یہہ روزینہ و ہفتہ وار و ماہواری و سالیانہ قربانیاں اور نذریں گناہوں کے بخشنے میں کافی اور کامل نہ تھیں ورنہ ہمیشہ ادا کیا جانا اور اُنپر عمل کرنا ضرور نہ ہوتا لیکن فقط اُس اصل اصول اور حقیقی قربانی یعنی خدا کے برّہ کے نشان میں بطور یادگاری کے قایم کی گئی تھیں کہ وہ اصل اصول عورت کی موعود نسل خدا کا حقیقی برّہ آتا ہی۔ اور جہان کے گناہوں کے بدلے کفارہ میں اپنی جان کو قربان و نثار کریگا وہ کامل قربانی ہوگا اُسکے بعد پھر سب قسم کی قربانیاں و نذریں موقوف کی جاوینگی ❊

مسیح ہمارا سردار کاہن ہی۔ اکیلا ہمیشہ کیواسطے کامل سردار کاہن ہی۔ بنی اسرائیل کے کاہن اور نیز سردار کاہن ہمیشہ ہفتہ وار و ماہواری اور نیز سالیانہ تغیر و تبدل حاصل کرتے تھے کیونکہ کامل نہ تھے لیکن ہمارا سردار کاہن خداوند عیسیٰ مسیح کبھی بدلتا نہیں کیونکہ کامل سردار کاہن ہی۔ چنانچہ اُسکے حق میں الہام یوں فرماتا ہی۔ "اسلئے اُنہیں جو اُسکے وسیلے خدا کے پاس آتے ہیں آخر تک بچا سکتا ہی کہ وہ اُنکی سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہی کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لایق تھا جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہی اور اُن سردار کاہنوں کی مانند اُسکا محتاج نہیں کہ ہر روز پہلے اپنے اور پھر لوگوں کے گناہوں کیواسطے قربانیاں چڑھاوے کیونکہ اُسنے ایک ہی بار ایسا کیا جبکہ اپنے تئیں نذر گذرانا کہ شریعت آدمیوں کو جو کمزور ہیں سردار کاہن ٹھہراتی پر قسم کا کلام جو شریعت کے بعد ہوا بیٹے کو جو ابد تک کامل ہی" (خط عبرانیوں کو ۷ باب ۲۵ سے آخر تک) ❊

اب اس لاتغیر و تبدل غیر فانی ابدی کامل سردار کاہن نے ایک بار کامل قربانی گذرانی یعنی گناہوں کے عوض میں موت تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا اور اپنا ہی خون لیکر اقدس مکان میں یعنی خدا کے حضور حاضر ہوا اور شکستہ شریعت کے تقاضے کو پورا کیا۔ یہہ کامل کفارہ ہی جو جہان کے گناہوں کے عوض گذرانا گیا جب وہ خدا کی کامل شریعت کو کامل طور سے گنہگاروں کے بدلے پورا کرچکا اور شکستہ شریعت کے تقاضا یعنی اُس لعنت کو جو گناہ کا بدلا اور گنہگاروں کا حق تھا اُنکے بدلے اپنے سر پر اُٹھا چکا اور ایک کامل قربانی گذران چکا۔ اور تیسرے دن مردوں میں سے قیامت حاصل کرکے اقدس مکان میں داخل ہو چکا تو اَب وہ اپنے لوگوں کے لئے ہمیشہ کیواسطے شفاعت و وکالت کرتا ہی اور اُسکی شفاعت منظور ٹھہرتی ہی کیونکہ اُسنے اپنی جان کو قربان و نثار کرکے یہہ شفاعت کمائی ہی ❊

(سوم بادشاہت) کتب الہامیہ میں مسیح کی بادشاہت کا اکثر ذکر آیا ہی کہ وہ بادشاہ ہوگا اور اُسکی بادشاہت کا آخر نہ ہوگا۔ اس جگہہ ہم فقط نمونہ کے طور پر ایک دو نوشتے اقتباس کرتے جنسے ظاہر ہوگا کہ وہ بادشاہ ہی۔ خدا مسیح کے حق میں یوں فرماتا ہی "میں نے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیحون پر بٹھلایا ہی۔ میں حکم کو آشکارا کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا ہی میں آجکے دن تیرا باپ ہوا مجھسے مانگ کہ میں تجھے قوموں کا وارث کرونگا۔ اور زمین سراسر تیرے قبضے میں کردونگا۔ تو لوہے کے عصا سے اُنہیں توڑیگا۔ کمہار کے برتن کی مانند تو انہیں چکناچور کریگا۔ پس اَب اَی بادشاہو ہوشیار ہوا اَی زمین کے عدالت کرنیوالو تربیت لو ڈرتے ہوئے خداوند کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی کرو بیٹے کو چومو تا نہ ہووے کہ وہ بیزار ہو اور تم راہ میں ہلاک ہو جاؤ جب اُسکا قہر یکایک بھڑکے مبارک وے سب جنکا توکل اُسپر ہی" (زبور ۲ - ۶ سے آخر تک) پھر ۴۵ - اور ۷۲ زبور میں اُس بادشاہ اور اُسکی بادشاہت کا ذکر ہی۔ پھر جبکہ جبرائیل فرشتہ مریم پر ظاہر ہوا اُسنے بھی اُسکی سلطنت کا ذکر کیا ہی دیکھو انجیل لوقا باب اول ۳۲ و ۳۳ - "وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا اور خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دیگا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کریگا اور اُسکی بادشاہت آخر نہ ہوگی"۔ خود خداوند نے اپنے بادشاہ ہونے اور اپنی بادشاہت کا ذکر کیا اور رسولوں نے اکثر جگہہ اُسکو ظاہر اور آشکارا کیا ہی لہذا وہ ضرور بادشاہ ہی اور اُسکی سلطنت کا انجام کبھی نہ ہوگا۔ فی الحال وہ اپنے لوگوں کے دلوں میں اور کلیسیا کے درمیان حکمرانی کرتا ہی مگر وقت قریب ہی کہ وہ بادلوں پر آویگا اور اُسکے تمام مقدس لوگ اور فرشتے اُسکے ساتھ ہونگے اور تمام جہان کی عدالت کریگا۔ اَی ناظرین خدا تمکو توفیق بخشے اور تمکو راہ حق پر لاوے اگر تو نے اب بروقت اور اس زندگی میں اس مرد غمناک اور آشنائے رنج مسیح مصلوب کو اپنا شفیع اور منجی قبول کرلیا اور اُسکے اقرار سے نہ شرمایا بلکہ اپنی صلیب اُٹھاکر زندگی بھر اُسکی پیروی کرتا رہا تو جب وہ اپنے جلال میں بادشاہت کرنے کو آویگا تب وہ تجھسے نہیں شرماویگا۔ بلکہ تیرا اقرار کریگا اور اُس بادشاہت میں مقدسوں کے ساتھ تجھکو حصہ بخشیگا۔ اَی ہمارے باپ ہم تیرا شکر کرتے ہیں کہ تو نے محض اپنی محبت

ہم گنہگاروں کو مسیح کے وسیلہ نجات بخشی ہی اور روح القدس کی قدرت سے ہمکو پاک کرنا اور اپنی صحبت اور قربت کے لایق بنا تا جاتا ہی۔ ہم تجھکو مبارک باد کہتے اور تیرے بزرگ اور اقدس نام کی حمد وثنا کرتے ہیں کہ تو ہی اکیلا اس لایق ہی کیونکہ یہہ نجات یہہ مخلصی اور یہہ نوزادگی فقط تیری ہی بخشش ہی۔ تیرے ازلی بیٹے نے اپنی جان دیکر اسکو خریدا ہی اور تیری روح اقدس اسکو انسان کے دل پر نقش کرتی ہی ہم تیری منت وسماجت کرتے ہیں کہ جو کوئی ان باتوں کو پڑھے اُسکے دل پر روح القدس تاثیر کرے اور اُسکو زندگی بخشے کہ وہ اتنی بڑی نجات سے غافل نہ رہے بلکہ اسپر اپنا دل لگا دے اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ٹھہرے اور مقدسوں کی میراث میں حصہ پاوے ہمارے بزرگ اور پیارے نبی اور سردار کاہن اور بادشاہ کی خاطر یہہ بخش دیجیے۔ آمین

راقم خادم۔ پی سی اوپل۔ از
فیروزپور

گلدستہ سفیر پر پنجابی فرزہر کے تبجیل و القات پر

چند نوٹ

غذائے روح طبع اول کے ضمیمہ دوم متعلق تذکرۃ الشعرا کے سفیر صاحب کے حالاتکے ضمن میں مولانا سید صفدر علی صاحب نے ذیل کا یہہ فقرہ تحریر فرمایا تھا۔ "کیا اچھا ہو جیسا اُنکا (سفیر) ارادہ ہی اگر اُنہیں فرصت ملے اور خداوند کے فضل اور روح القدس کی توفیق سے ایک دیوان مُرتب فرما دیں"۔ اس تحریر کو پندرہ سولہ برس سے تو کیا ہی کم ہوئے ہونگے۔ آجتک ہم تو اس دیوان کے دیکھنے کے بدل مشتاق رہے۔ معلوم ہوتا ہی کہ عدم فرصتی اُسکی تکمیل کی مانع رہی۔ لیکن ؎

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

گلدستہ سفیر نے ہماری مُدتوں کی تمناؤں کو آج پورا کر دیا۔ ہم چاہتے تو بہت کچھ تھے لیکن ہر ایک ہماری خواہش کا پورا ہونا ناممکنات سے ہی۔ جو کچھ خدا دیتا ہی ہزار شکر کے ساتھ قبول کرتے ہیں کیونکہ اُن نعمتوں میں سے ہم کسی ایک کے بھی لایق نہیں ہوتے ✦

سفیر صاحب کا کلام لاکلام اُستادانہ کلام ہی اُسکی نسبت ہمیں کچھ کلام نہیں۔ لیکن پنجابی صاحب کے القاب کی نسبت ہمیں بہت کچھ کہنا ہی۔ لیکن سب کچھ کہنے کا موقع نہیں صرف اُنکے ایک فقرے پر ذیل کی چند سطریں لکھنے کی جُرات کرتے ہیں باقی اور بھی لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن پہلے مسٹر واعظ کے ریویو پر گلدستہ سفیر کے منتظر ہیں۔ معلوم ہوتا ہی کہ بوجہ بیماری وہ تا حال ریویو کی تحریر سے معذور رہے ہیں۔ اُمید ہی کہ وہ جلد ہماری مراد کو پورا کرینگے ✦

حضرت پنجابی نے اپنے القات میں گلدستہ سفیر کی تعریف لکھتے ہوئے یوں تحریر فرمایا ہی کہ "اس کو غذائے روح کی ماں* اور راحت دل کا باپ کہنا چاہئے" یہہ ایک ایسا نامناسب خوشامدانہ بیجا تعریف کا فقرہ ہی جو کسی طرح کسی مسیحی کی تحریر کو زیب نہیں دیتا۔ خبر نہیں پنجابی صاحب نے کس دُھن میں لکھ مارا۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یا تو کسی کے بتانے سے یہہ فقرہ لکھا گیا یا اُنہوں نے خود ہی لکھا اور سمجھا نہیں۔ یا شاید بے ادبی معاف سخن وروں کے کلام سمجھنے کا مادہ نہیں۔ کلام کا کہنا تو بات ہی اور ہی کیونکہ ؎

سخن گفتن و بکر جان سفتن است
نہ ہر کس سزائے سخن گفتن است

* ہم نے اس عبارت کو اڑا دینا چاہا تھا مگر خیال آیا کہ راقم کی تحریر میں تحریف کرنا مناسب نہیں اخبار میں بجنسہ لکھ دیا تھا کیونکہ ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ✦ ایڈیٹر

معلوم ہو کہ غذائے روح کسی خاص ایک شخص کا کلام نہیں بلکہ وہ تو مجموعہ ہی مسیحی شعرا کے کلام کا۔ جس میں خود حضرت سفیر کا بھی کلام موجود ہی۔ ایسی حالت میں کسطرح سے گلدستہ سفیر کو غذائے روح کی ماں کہہ سکتے ہیں۔ اور پھر خیال کرنے کی بات ہی کہ غذائے روح میں ایسے ایسے لایق و جید شعرا کا کلام ہی کہ جو سچ مچ قابل داد اور لایق تحسین ہی۔ صرف ایک گلدستہ کی خاطر پنجابی صاحب نے بہتوں کی حق تلفی کی سچ تو یوں ہی کہ غذائے روح بجائے خود ماں ہی۔ کیونکہ باقی یہہ سب پیچھے ہیں۔ علاوہ اِسکے مُرتب غذائے روح ایک ایسے اعلیٰ درجے کے لایق نظم و نثر کے فایق جنکا ہم پلہ مسیحیوں میں دکھائی نہیں دیتا کسطرح اُنکی حق تلفی کی جُرات کی جا سکتی ہی یہہ صرف پنجابی صاحب ہی کا حوصلہ ہی ✦

سفیر صاحب ہماری تحریر کو بُرا نہ مانیں ہم اُنکے کلام کی مسیحانہ طور پر داد دینے کو تیار ہیں اور دیتے ہیں اور دینگے بھی آپ سچ مچ عذب البیان اور شیریں زبان ہیں آپکے کلام کو صفیر بلبل کہنا عین انصاف ہی۔ لیکن اوروں کی حق تلفی بھی کو نشنی کے بالکل ہی خلاف ہی۔ آپکا گلدستہ مسیحیوں کے واسطے بے شک گلدستہ ہی۔ لیکن غذائے روح سے بڑھکر نہیں۔ آپ میری اس تحریر کو پبلک کے سامنے پیش کریں ناظرین خود انصاف سے فیصلہ دینگے ✦

راحت دل کی نسبت آپ جو کچھ کہیں بجا ہی کیونکہ وہ تو ایک پنجابی بے علم نوجوان کی نظم ہی۔ جسکو نہ نظم میں دخل نہ نثر کی لیاقت راحت دل تو صرف تُک بندیاں ہیں علاوہ اس سب کچھ کے اُسمیں شاعری کا کوئی دعوی بھی نہیں۔ صرف قافیہ بندی میں خداوند کی تعریف ہی اور بس۔ چونکہ راحت دل کی بابت شروع سے آخر تک کے حالات مجھے معلوم ہیں اور میں مصنف راحت دل سے بھی کما حقہ واقف ہوں۔ لہذا دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ اُن کو شاعری کا کبھی دعوی نہیں ہوا اور یہہ بات تو راحت دل کی صحیح غلطیوں سے بھی آشکارا ہی اس صورت سے

پنجابی صاحب گلدستہ سفیر کو راحت دل کا باپ چھوڑ دادا کہیں تو بجا ہی کیونکہ گلدستہ ایک ہندوستانی تجربہ کار مسیحی مصنف کا کلام اور بیس سال کی محنت کا انجام ہی اُسکے مقابلہ میں راحت دل کی کیا حقیقت ہی جو ایک ناتجربہ کار پنجابی جوان کی چند دنوں کی محنت کا نتیجہ ہی تو بھلا کسطرح مناسبت ہووے۔ کیونکہ

شاعری کھیل نہیں اسکو جو لڑکا کھیلے

ہاں ناظرین ایک خوبی اور عمدگی راحت دل کو بھی نصیب ہی جو آجتک کسی مسیحی اردو شاعرانہ تصنیف کو حاصل نہیں ہوئی وہ ہر دل عزیزی ہی۔ کیونکہ جو شہرت اور عزت راحت دل کو ملی ہی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ گلی کوچوں میں بازار ہاٹ میں سبھاؤں میلوں اور جلسوں میں عام خاص عبادتوں گھر اور گرجاؤں کی بندگی میں سکولوں اور مدرسوں میں دیہات اور شہروں میں جہاں کہیں دیکھو اور سنو راحت دل کے گیت اور بھجن گائے جاتے ہیں یہہ صرف پنجاب ہی کا ذکر ہی اور صرف یہی نہیں بلکہ میجک لالٹین کے تماشوں میں راحت دل کے گیت تصویروں میں دکھائے جاتے ہیں اور صرف اسی پر ہی کیا موقوف ہی۔ غیر قوم بین باجے والے اپنے باجے میں اسکے گیت گاتے پھرتے ہیں جب ایسی ہر دل عزیزی اور شہرت و عزت گلدستہ حاصل کریگا تب باپ چھوڑ دادا پڑدادا کہئے تو بجا ہوگا۔ یوں ہی کسی کی محنت کو خاک میں ملا دینا دانائی و عقل نہیں۔ ناظرین طوالت سے گھبرا نہ جاویں آخری بات یہہ ہی۔ انگریزی مثل کے مطابق صدی میں ایک شاعر ہوا کرتا ہی۔ سو اگر کسی کو سخن شناسی کا مادہ ہو تو دیکھ لے کہ بوراصل آزاد مرحوم کے ہم پلہ ایک بھی مسیحی شاعر نہیں ہوا۔ اور وہ اسی صدی میں ہو گذرے ہیں۔ جیسا اُستادانہ اور آزادانہ کلام اُنکا ہی وہ نہ شہباز و زہیر کا ہی نہ سالک و سفیر کا ہی نہ عطارد و بشیر کا ہی نہ ناصر و دبیر کا ہی یہہ خداداد لیاقت اُسی مرحوم کے حصے میں آ چکی ہی۔ راحت دل والا واعظ تو بھلا نہ تین میں نہ تیرہ میں اُسکو تو گنتی میں نہ سمجھو لیکن

ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است

راقم۔ منصف مزاج

ای میرے پیارے محمدی بھائی صاحبان

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۳ جلد ۱۸)

آپکے حق میں میری وہی خواہش اور دعا ہی جو پولوس رسول نامہ رومیاں باب ۱۰۔ آیت ۱ و ۲ میں تحریر فرماتے ہیں "ای بھائیو میرے دل کی خواہش اور خدا سے میری دعا اسرائیل کی بابت یہہ ہی کہ وے نجات پاویں۔ کیونکہ میں اُنکا گواہ ہوں کہ وے خدا کی بابت غیرت مند تو ہیں پر دانائی کے ساتھ نہیں"؎

کاش کہ آپ بھی اپنی اور اپنے عزیز رشتہ داروں کی روحوں پر ترس کھاویں اور آج ہی دوزخ سے چھوٹنے اور خدا کو پانے کی فکر کریں؎

سنئے محمد صاحب کیا فرماتے ہیں۔ مظاہر حق جلد چہارم صفحہ ۵۷۰۔ روایت ہی ابو ذر سے کہا پوچھا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا دیکھا ہی آپ نے اپنے پروردگار کو شب معراج میں۔ فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہی۔ کیونکر دیکھوں میں اُسکو۔ نقل کی مسلم نے؎

اور نیز سنئے کہ صاحب حال محمدی صوفی وجد میں آکر کیا گا رہے ہیں۔ بیدل

تمام شوقیتم لیک غافل کہ دل براہ کہ میخرامد
جگر بداغ کہ می نشیند نفس بآہ کہ میخرامد

خدا کی ذات نور ہی اور آپکا پیشوا شب معراج میں بھی اُسکو نہیں دیکھ سکا۔ پس آج وقت ہی کہ آپ غفلت کی نیند سے جاگیں اور سوچیں کہ آپکو خدا کا دیدار کسطرح سے نصیب ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ آپ پر وہ مثال صادق آوے "اُنہیں جانے دو وے اندھے اندھوں کے راہ دکھلانیوالے ہیں۔ پھر اگر اندھا اندھے کو راہ دکھاوے تو دونوں گڑھے میں گرینگے" متی ۱۵ باب ۱۴۔ آیت؎

عزیزو جلد خدائے مجسم پر ایمان لاؤ نہیں تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریکی میں سخت ٹھوکریں کھاتے رہوگے۔ تو میں آپکو ایک مژدہ سناتا ہوں "تب فرشتے نے اُنہیں کہا مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کیواسطے ہوگی کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینیوالا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہی" لوقا ۲ باب ۱۰ و ۱۱؎

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُسکے ہوئی۔ زندگی اُسمیں تھی۔ اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ اور نور تاریکی میں چمکتا ہی۔ اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا۔ ...... حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔ وہ جہان میں تھا اور جہان اُس سے موجود ہوا اور جہان نے اُسے نہ جانا۔ وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُسنے انہیں اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہوں۔ یعنی اُنہیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ وے نہ لہو سے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے مگر خدا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال...... اور اُسکی بھرپوری سے ہم سب نے پایا بلکہ فضل پر فضل کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت سے دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح سے پہنچی۔ خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہی اُسی نے بتلا دیا" یوحنا ۱ باب ۱۔ ۱۸

نہ معنی ذات مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہو گئی شان خدا کیسی

"تب یسوع نے پھر انہیں کہا جہاں کا نور میں ہوں - جو میری پیروی کرتا ہی اندھیرے میں نہ چلیگا بلکہ زندگی کا نور پاویگا" یوحنا ۸ - ۱۲ ◆

"یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس آ نہیں سکتا ہی - اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے اور اب تم اُسے جانتے ہو اور اُسے دیکھا ہی - فیلبوس نے اُسے کہا اَے خداوند باپ کو ہمیں دکھا کہ ہمیں کافی ہی - یسوع نے اُسے کہا کہ اَے فیلبوس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہ جانا - جنے مجھے دیکھا ہی اُسنے باپ کو دیکھا ہی - اور تو کیونکر کہتا ہی کہ باپ کو ہمیں دکھلا کیا تو یقین نہیں کرتا کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہی - یہہ باتیں جو میں تمہیں کہتا ہوں میں آپ سے نہیں کہتا لیکن باپ جو مجھ میں رہتا ہی وہ یہہ کام کرتا ہی - میری بات یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہی اور نہیں تو ان کاموں کے سبب مجھپر ایمان لاؤ" یوحنا ۱۴ - ۶ سے ۱۱ تک ◆

"خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہی کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" یوحنا ۳ - ۱۶ ◆

"اَے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا" متی ۱۱/۲۸ ◆

"ہر ایک جسے باپ نے مجھے دیا ہی مجھ پاس آویگا اور اُسے جو مجھ پاس آتا ہی میں ہرگز نکال نہ دونگا" یوحنا ۶/۳۷ ◆

عزیز بھائیو آؤ سب کچھ تیار ہی - انسان کی نجات کا کام پورا ہو چکا ہی - دروازہ کھلا ہی آؤ خدا کا دیدار کرو - اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرو - صرف خدا پر جو محبت ہی ایمان لاؤ ◆

خدا ہم عاجزوں کی دُعا جلد قبول فرماوے کہ آپ توبہ کے لائق پھل لاویں - مسیح کا خون آپکو آپ کے سارے گناہوں سے پاک وصاف کرے - روح القدس کا آپ کو انعام ملے - تاکہ آپ اس محبت کے کلام کے چوڑان اور لمبان اور گہراؤ اور اونچان کو سمجھ سکیں "لگتا ہی" "میں انہیں اور تو مجھ میں تاکہ وے ایک ہوکے کامل ہوویں" اور کہ آپکے دل اور گھر خدا کی لازوال خوشیوں سے ہمیشہ بھرے رہیں آمین

صفدر عاجز کی تجھسے ہو دُعا - رات دن اسکی یہی ہی التجا
سب جہاں اور خاصکر اس ہند کو - ہر بدی سے ہر بلائی سے بچا
نور ایماں بخش سب کو اَے کریم
اور بڑھا اپنی جماعت - جلد آ

راقم
آپکے احسانوں کا غلام - ب - صالح -

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب -

یہہ خط ایک عیسائی بھائی کا آپکی خدمت میں روانہ کرتا ہوں - آپکا تو راجپوتانہ خوب پہچانا ہوا ہی - ناڈگڈھ کے اور اُس اطراف کے لوگوں سے اچھی طرح واقف ہونگے - میں بھی شکرگذار ہونگا اگر آپ بھائی منور خان کے خلاصہ تحریر اور اپنی رائے کو درج نور افشاں فرمائیں - بندہ کی رائے ہر جگہہ کے دیسی عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت اور سرکاری ملازمت کی نسبت حسب ذیل ہی :-

(۱) انکی تعلیم دینی اور دُنیاوی تعلیم اور تربیت - یہہ سچ ہی کہ مشنری صاحبوں کا اس ملک میں تعلیم اور تربیت دینی اور دنیاوی دینا بطور احسان اور خیرات مبرات کے ہی - جسکے پانے میں کسی کا دعویٰ نہیں ہو سکتا - احسان کرنیوالے اور خیرات دینیوالے کو اختیار ہی جسکو چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے - پھر بھی احسان کرنے اور خیرات کرنے میں مستحق اور غیر مستحق میں امتیاز کیا جاتا ہی - بلکہ مستحقوں میں بھی کوئی زیادہ اور کوئی کم حقدار ہوتے ہیں - دیسی عیسائیوں کا کچھ کلام نہیں کہ مشنوں پر کچھ دعویٰ نہیں ہی کہ انکی اولاد اور احفاد کی تعلیم اور تربیت کریں - بلکہ انپر خود واجب ہی کہ اپنی اولاد اور احفاد کی فکر کریں - لیکن اس سبب سے کہ انکی اسوقت کی حالت ایسی ہی ہی کہ کسیطرح ممکن نہیں ہی کہ وہ آپ ایسا کر سکیں - اسلئے وہ غیر قوموں کی بہ نسبت مستحق بلکہ زیادہ حقدار ہیں کہ مشنری صاحب انکی اولاد و احفاد کی تعلیم اور تربیت میں زیادہ توجہ اور مزید کوشش فرمائیں - اسکے سوا اگر غور کی جائے تو جس قدر محنت اور کوشش غیر قوموں کی تعلیم اور تربیت میں کی جاتی ہیں اُنسے دس درجہ کم دیسی عیسائیوں پر کرنے کی حاجت ہوگی - اور جو پھل پانے کی اُمیدیں غیر قوموں سے کی جاتی ہیں اور نہیں پلتے - اُنسے سو گنا زیادہ پائینگے - مگر ساتھ ہی اسکے دیسی عیسائیوں کو بھی خوب سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا میں کسی ملک اور جگہہ کا دستور نہیں ہی اور کوئی بھی ایسا نہیں کرتا ہی - کہ لاد دے لدا دے لادنے والا ساتھ دے - اسلئے جبتک ہم دیسی عیسائی کمر ہمت نہ باندھینگے اور نفسی نفسی کرکے اپنے اپنے تدرے کی خیر منانے کے طور پر نہیں بلکہ قومی اور دینی ترقی اور بہبود کی نیت سے خود آپ بڑی مضبوطی کے ساتھ کھڑے نہ ہونگے اور جان و مال سے مدد نہ کرینگے - تو یہہ ڈھیلا چرخا ایسا ہی چرخ چوں چلیگا جیسا اب چلتا ہی - سارا بوجھا پادری صاحبوں ہی پر رہیگا تو وہ کیا کیا اور کہاں کہاں تک کر سکینگے اپنا کام اپنے ہی ہاتھوں ٹھیک ہوتا ہی - خدا بھی انہیں لوگوں کی مدد کرتا ہی جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں - مردہ دل اور ڈھیلے ہاتھ پاؤں سے نہ کبھی کچھ ہوا ہی اور نہ کبھی کچھ ہوگا ◆

(۲) سرکاری ملازمت - اسمیں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستانی ساری قوموں میں سے کوئی قوم دیسی عیسائیوں کی برابر اپنے بادشاہ کی تابعدار اور وفادار نہ کبھی تھی نہ کبھی ہو سکتی ہی - اور نہ اس قوم کی مانند اوائے خدمت میں بے عذر اور ہر وقت مستعد ہو سکتی ہی - اس قوم کے سوا اور کونسی ہماری ملکی قوم ہی جو اپنے دینی تاکیدی حکم کے بموجب قیصر ہند اور شہنشاہی تمام خاندان اور ارکین سلطنت اور تمام امرا اور بڑے سے لیکر چھوٹے حکام اور کارپردازوں کی تندرستی - خوشحالی - اقبالمندی - حسن انتظام اور ہر طرح کی خیر اور خوبی کے لئے اپنی نمازوں میں بلاناغہ دعا مانگتی ہی -

اور ہر ایک عام اور خاص جلسہ میں قیصر ہند کے لئے دعا گیت گاتی ہے؟ یہی ایک ہندی قوم ہے جو اُس نازک وقت غدر میں نہ صرف تابعدار رعیت ہو کر بے شور و شر رہی بلکہ بہادر اور نمک حلال ملازم سپاہی کی مانند بڑی جانبازی اور دلاوری کے ساتھ کام آئی۔ اور اسلئے اس ملک کی سب قوموں سے اوّل اور زیادہ حقدار اسکی ہے کہ سول اور ملٹری میں خدمت اور منصب پائے البتہ ہر ایک دیسی عیسائی کا یہہ ذمہ ہے جو سرکاری ملازمت چاہتا ہے کہ پہلے وہ دو باتیں ثابت کرے۔ اول اُس کام کی لیاقت رکھتا ہو۔ اسکا ثبوت اسناد یونیورسٹی وغیرہ علمی تعلیمگاہوں اور علمی کارخانوں سے ہونا چاہئے۔ دوسرے نیک چال چلن عیسائی ہونیکا ثبوت درکار ہے اسکی تصدیق مشنری صاحبوں خصوصاً پاسٹر صاحبوں سے ہو سکتی ہے جو عیسائی عیسائی کے احوال کی گویا دائی ہوتے ہیں بلکہ خود عیسائیوں پر واجب ہے کہ کسی بدروش نام کے عیسائی کو کسی غلطی یا غلط فہمی سے نیک روشی کا سرٹفکٹ پانے کا موقع نہ دیں۔ نہیں تو بقول سعدی کے ایک کے پیچھے سب بدنام ہوتے ہیں۔ شعر

چو از قومے یکے بیدانشی کرد

نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را

(جس قوم میں سے ایک نے بے عقلی کا کام کیا۔ تو نہ بڑے کی عزت رہتی ہے نہ چھوٹے کی) یقین ہے کہ پادری صاحب ایسے سرٹفکٹ دینے میں کچھ دریغ نہ فرمائینگے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ہر ایک عیسائی کوشش ہی کا موں میں لگنے کی حاجت ہے۔ اور خدا کے برگزیدے بازاری میں منادی کر کے یا مدرسہ میں تعلیم دیکر خدا کی بزرگی ظاہر نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے ہر ایک کلام اور کام سے اسکا جلال دکھاتے اور گویا منادی کرتے اور تعلیم دیتے ہیں اور اپنی جان اور مال اسکی خدمت میں خرچ کرتے ہیں +

راقم۔ احقر صفدر علی از بھنڈارہ

منقولات

تعصّب مذہبی

ہندوستان کی تعلیم نے اپنی رفتار سے جو کچھ ترقیاں دکھائی تھیں اب ثابت ہو گیا کہ وہ سب ترقیاں محض نقش برآب تھیں۔ ظاہری طور پر صرف اتفاق اتفاق کا لفظ زبان سے نکلتا تھا اور باطناً ہر ایک کے دل میں آگ کی چنگاریاں بھری تھیں۔ اودھر چند سال سے اسقدر بکثرت مذہبی جھگڑے پیدا ہوئے کہ ہندوستان کی تاریخ اپنے اور کسی عہد میں نہ ثابت کریگی۔ مقلد و غیر مقلد کے جھگڑے دس بارہ سال سے طول پکڑتے جاتے تھے۔ اور اُنمیں ذرا بھی کمی نہ ہونے پائی تھی کہ اودھر دو تین سال مہذب و تعلیم یافتہ ہندو مسلمانوں کی لڑائیوں کے خوفناک سین دکھاتے رہے۔ دونوں طرف کے پُرجوش حملہ آور ہنوز تھکنے نہ پائے تھے کہ اب سُنی و شیعہ کے متعصبین نے ع

دور مجنوں گذشت و نوبت ماست

کہا اور لڑائی پر تُل گئے۔ بیشک یہہ ہمارے ادبار کی نشانی ہے۔ اور اس امر کا یقین کر لینے کا موقع دیتی ہے کہ یہہ تعصّب ملک کی پولیٹکل و سوشیل دونوں حالتوں کو نہایت ضرر پہنچا رہے ہیں +

لکھنؤ کے شیعہ سُنیوں کے جھگڑے کی نسبت بعض حضرات کا خیال ہے کہ فیصلہ ہو گیا۔ اور اکثر لوگ سمجھے ہوئے ہیں کہ بالکل تصفیہ نہیں ہوا۔ وہ جماعت جو ڈپٹی کمشنر کے فیصلہ کو نہیں تسلیم کرتی ہے اسکی قوت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ لوکل الزام دینیوالے اس موقع پر دونوں فریقوں کو الزام دے رہے ہیں۔ اور باہر کے اخبارات یہہ کہہ رہے ہیں کہ ساری زیادتی صرف حکیم حسن جعفر صاحب ایڈیٹر جو بلی پیپر کی ہے۔ اُنہوں نے کیوں ایسی اشتعال انگیز کتاب طبع کرائی۔ بہرحال جو کچھ ہو ایک ایسی کارروائی ہوئی کہ سُنی اُسکو اپنے مذہب کی توہین سمجھے۔ اور سمجھ رہے ہیں۔ بعض شیعہ اخبارات زور دے رہے ہیں کہ سُنیوں کی کوئی توہین نہیں ہوئی۔ ہاں اپنے مقام پر اُنکا کہنا بھی سچ ہے۔ غور طلب یہہ امر ہے کہ اس معاملہ میں تعلیم یافتہ جماعت کیا کر رہی ہے۔ بعض حضرات تو صرف عام خیال کے مضامین لکھتے ہیں جنکا ماحصل یہہ ہوتا ہے کہ "دونوں لڑیں بیکار کی تو تو میں میں سے کیا فائدہ" لیکن ایسے مضامین اکثر بے نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ جبتک اتفاق کی کوئی صورت نہ بتائی جائے اُسوقت تک رٹے زنی کرنا فضول اور بیکار ہے۔ ایسے حضرات کے سوا باقی لوگوں کی یہہ حیثیت ہے کہ جو سُنی ہیں وہ سُنیوں کی طرفداری کر رہے ہیں اور جو شیعہ ہیں وہ شیعوں کا جنبہ کر رہے ہیں +

مہذب

واقعات اور آرائیں

ہمارے مسیحی نامہ نگار جلالپور جٹاں ضلع گجرات سے لکھتے ہیں کہ امسال وہاں بیماری کا اسقدر زور شور رہا کہ سیکڑوں آدمی مر گئے پر افسوس ہے کہ بعض کو ایسی خراب و مایوس حالت میں مرتے دیکھا کہ خدا کا نام دم نزع اُنکی زبان سے ہرگز نہ نکلا۔ اُنکے گلوں میں قبروں کے چھوٹے چھوٹے پتھر جو اس عقیدہ سے باندھے تھے کہ ہم بچ جاینگے کچھ کام نہ آئے پیپل کے پتے جنپر سیاہی سے کچھ حروف لکھے ہوئے تھے اُنکے ہاتھوں میں رہ گئے اور وہ کوچ کر گئے جنہوں نے وہ پیپل کے پتے لکھے تھے وہ بھی چل دیئے ایک بڑے سید صاحب جو ہمیشہ مسجد میں رہتے تھے اور ملّا کے نام سے مشہور تھے جب مرنے لگے تو بہت ہزیان بکا۔

جب اُنکی لاش دفن کرنیکو لے جاتے تھے تو میں نے بچشم خود اور ہزاروں آدمیوں نے دیکھا کہ زنبور سُرخ اُنکے کفن پر سیکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہ زنبور اُنکی قبر میں بھی چلے گئے۔ یہہ ایک نئی بات دیکھنے میں آئی۔ یہہ سید صاحب بڑے نمازی تھے اور جھاڑ پھونک اور گنڈہ تعویز وغیرہ کیا کرتے تھے جس کا آخری نتیجہ یہہ ہوا*

فخر قوم مولوی صفدر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ابھی ایک دوست کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ دہلی میں مشنری کانفرنس ہو۔ جہاں پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کے اکثر پادری صاحبان اور کیٹی کسٹ اور مشنری صاحبان جمع ہیں۔ ایسے جلسوں کے ہونیکی خبر سے تو خوشی ہوتی ہو لیکن چپ چاپ ہونا معلوم کر کے افسوس ہوتا ہو پہلے سے کچھ خبر نہیں ملتی کہ جانے اور بر وقت پہنچنے کا بندوبست ہو سکے۔ بعض وقت بلکہ اکثر جلسے برخاست ہونے کے بعد معلوم ہوتا ہو کہ فلان مقام پر ایسا ایسا جلسہ ہوا تھا۔ اُسوقت بجز افسوس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا مانا کہ صرف ایک مشن کے پادری صاحبان یا اُنکے کیٹی کسٹ ہی جلسہ میں بولنے کے مجاز اور بُلائے ہوئے ہوں۔ لیکن دوسرے لوگ وہاں جا کر جلسوں کی کارروائی دیکھنے اور سننے اور دینی دوست اور آشناؤں اور بزرگوں کی ملاقات حاصل کرنے سے بہت کچھ فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے نہایت ضرور ہو کہ ایسے جلسوں کو اُنکے ہونے سے معقول عرصہ پہلے نورافشاں وغیرہ مسیحی اخباروں میں مشتہر کیا جایا کرے۔ بلکہ کانفرنس کے مطالب اور مقاصد بھی پہلے سے درج اخبار ہوا کریں تو بہت کچھ فواید مترتب ہو سکتے ہیں*

اخبار عام بحوالہ اخبار بمبئی لکھتا ہو کہ لنڈن میں اندھوں کے درمیان انجیل کی اشاعت کرنیوالی انجمن نے اپنے کام کا پچاسواں سال تمام کیا ہو۔ اس انجمن میں ستر معلم اور ستر کتب خانے ہیں۔ ایک کے سوا سب معلم اندھے ہیں پچھلے سال دو ہزار ایک سو تینتالیس اشخاص لنڈن اور اسکے حوالی میں معلموں کے پاس آئے اور ۴۹۸۷ اندھوں کے گھر خود معلم گئے۔ ۵۸۰۵ کتابیں اس انجمن میں دی گئیں۔ اس کارروائی کے ابتدا سے ۱۸ ہزار کتابیں شایع کی گئیں اور ۹۴ ہزار ابھرے حروف کی پٹیاں تیار کی گئی ہیں۔ یہہ طریقہ چار سو زبانوں اور بھاشاؤں میں استعمال کیا گیا ہو۔ محمدی اپنے حفاظ (جو اندھے ہوتے اکثر حافظ کہلاتے) اور ہندو اپنے سورداسوں کے لئے کیا کرتے ہیں؟*

وہی اخبار لکھتا ہو کہ بمبئی کے پورشئین لوگ اپنے بچوں کو گورنمنٹ سکولوں میں نہیں بھیجتے اور وہاں کی نسبت زیادہ فیس دینی قبول کرتے ہیں۔ لیکن پورشئین مدرسوں میں ہی تعلیم کو بھیجتے ہیں جا ہے وہاں گورنمنٹ سکولوں جیسی عمدہ تعلیم بھی نہ ہوتی ہو۔ یہہ لوگ ہندوستان میں اپنی ترقی کے اسباب کی بڑے زور سے کوشش کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے ترقی قومی کے لئے جنوبی ہند میں ایسی عمدہ ایسوسی ایشن قایم کی ہو کہ خود گورنر مدراس انکے سالانہ جلسہ میں میر مجلس تھے۔ یہہ لوگ اپنی جمعیت کی ترقی کے لئے یہہ ضروری سمجھنے لگے ہیں کہ عورتوں کو تعلیم دیجائے اور تجارت اور پیشوں کے فنون انکو سکھائے جاویں*

اخبار عام اپنی حاسدانہ خو سے مجبور ہو کر پورشئین کی وجہ تسمیہ میں دوغلے کا لفظ استعمال کرتا مگر پورشئین ایک ایسا عام لفظ ہو کہ ہر کوئی اسکے معنی سمجھتا ہو اور وہ معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ اگر والدین کا غیر ملکی ہونا معیوب ہو تو ہم خوف کرتے ہیں کہ ہندوستان کی بہت قومیں دوغلی متصور ہونگی اور غالباً صاحب عام بھی اس سے محفوظ نہ ہونگے*

بقول مہذب چند روز ہوئے حیدرآباد میں ایک بازاری ہندو کو جو کسی مسلمان فقیر کے وعظ سے مسلمان ہوا تھا مسلمانوں نے بہت کچھ دے ڈالا۔ پانچسو روپیہ ایک سونے کی گھڑی اور تین چھکڑے بھر کپڑے اسکو دم بھر میں مل گئے۔ مہذب موصوف یہہ خبر لکھ کر فرماتے ہیں کہ کون کہہ سکتا ہو کہ جس پبلک میں یہہ فیاضیاں ہوں وہ ایک عمدہ مشن (اسلامی) قایم ہوتے وقت سرگرمی سے مدد نہ کریگی؟ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی پبلک اور تو کچھ کر سکتی ہو یا نہیں مگر مسیحی مشنوں کی دیکھا دیکھی اگر وہ اسلامی مشن قایم کرے بھی تو وہ محبت کی روح اور عام ہمدردی کے اصول اس مشن میں کہاں سے پیدا کریگی کیونکہ وہاں تو اشدّاءُ علی الکفار و رُحماءُ بینہم سکھایا گیا ہو تعجب ہو کہ باوجود اس داد و دہش اور اُمید حصول فواید دنیوی کے پھر بھی دین اسلام مقابلہ مسیحیت کے ترقی نہیں کرتا حالانکہ عیسائی ہونے پر کسیکو پانچسو روپیہ کے عوض پانچ روپیہ اور سونے کی گھڑی کے بدلے کوئی پیتل کی گھڑی بھی نہیں دیجاتی*

میسور کے مقام مالا ویلی میں ایک چچا صاحب نے اپنے گیارہ سالہ بھتیجے کو جائداد کے لالچ سے عجیب طرح مار ڈالنا چاہا۔ اُسنے اس لڑکے کو ایک ٹوکری میں بٹھا کر ایک کنوئے میں جو بستی کے باہر ایک کھیت میں تھا لٹکا دیا لڑکے کی خوش نصیبی سے چند دیہاتی اُدھر سے گذرے اور یہہ حال دیکھکر بچے کو بچا لیا چچا صاحب خون کے جرم میں گرفتار کئے گئے*

بقول آفتاب پنجاب الہ آباد میں ایک مقدمہ میں عین پیشی کے وقت کوئی شخص ایک فریق کے سر پر تڑاق سے جوتا رسید کر کے چلتا ہوا۔ پولیسمین اور وکلا نے تعاقب کر کے اسکو گرفتار کر لیا۔ اور وہ چالان ہو کر دو ماہ قید کا سزایاب ہوا*

الہ آباد میں سُکھیا نامی ایک عورت نے اپنی ساس سے لڑ کر بچہ کو اپنی گود سے پانی کی کنڈ میں پھینک دیا۔ خبر پہنچنے سے پہلے لڑکے کو اُٹھا لیا گیا۔ اور عورت کو اس جرم میں تین ماہ قید کی سزا ہوئی*

بمبئی میں ایک بے رحم جلّاد منش والدہ نے اپنے آٹھ سالہ فرزند صُلبی کو خفگی میں لوہے کا چمٹا آگ میں گرم کر کے اُسکے تمام بدن کو داغ دیا۔ پولیس میں خبر پہنچی تو وہ چالان ہو کر چار روز کی قید بامشقت اور ۲۵ روپیہ جُرمانہ کی سزایاب ہوئی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

ارض روم سے خبر آئی ہو کہ وہاں کی حالت نہایت خطرناک ہو۔ سرحد پر روس کی ۲۷ ہزار فوج جمع ہو۔ ترکوں کو اندیشہ ہو کہ عنقریب حملہ ہوگا ترک مقابلہ کے لئے تیار ہیں +

امریکہ میں ایک روزانہ اخبار کے لئے ایک کل تیار ہوئی ہو جسمیں فی سیکنڈ ۲۵۔ اخبار چھپتے ہیں۔ ایک منٹ میں ۱۵ سو۔ ایک گھنٹہ میں نوّے ہزار +

سلطنت متحدہ امریکہ میں اسوقت تین ہزار جاپانی موجود ہیں جنہیں سے دو ہزار وہاں پہنچکر مسیحی ہو گئے۔ یہہ لوگ اپنے ملک میں واپس جاکر خمیر کی مانند کام کرینگے +

ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اپنے لئے ایک محل مشرقی ڈھنگ اور قطع کا بنوانا چاہتی ہیں۔ اُسکی تعمیر کے لئے ایک لائق معمار لاہور سے روانہ ولایت ہونیوالا ہو +

ارمینیا کے چند آدمی گورنمنٹ عثمانیہ کے خلاف سازش کرنیکی علت میں گرفتار ہوئے ہیں جسکے باعث بہت لوگ یونان اور بلگیریہ کو ترک وطن کر رہے ہیں +

جدید تحقیقات ہو کہ لکڑی کے برادہ کی روٹی گیہوں کے آٹے کیطرح مقوی ہوتی ہو۔ اگر اسکا استعمال رایج ہو گیا تو زراعت گندم کی وقت گھٹ جائیگی

مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون نے کانگریس کی شرکت اور پریزیڈنٹ ہونے سے انکار کیا +

کہتے ہیں کہ ۱۰۔ دسمبر کو مدراس میں ایک انسان نما دُمدار ستارہ نظر آئیگا عوام الناس اُسکو نہایت منحوس اور بدفال خیال کرتے ہیں۔ یہہ ایک وہم ہو +

پاینیر کا خاص نامہ نگار لنڈن سے تار بھیجتا ہو کہ مسٹر ڈونلڈ مکنزی والیس کپتان آنریبل آرتھر بار فرنچ ہندوستانی دورہ میں ولیعہد زار کے ساتھ رہینگے +

کہتے ہیں کہ شملہ پر پھر عارضہ انفلوانزا شروع ہوا کئی آدمی اس مرض میں مبتلا پڑے ہیں۔ خیر باشد +

کانگریسیوں نے یہہ نئی تجویز کی ہو کہ چندہ فراہم کرنے کے لئے کانگریس کے ایجنٹ میلوں اور تیرتھ یاترا کے مقاموں پر جاکر چندہ فراہم کریں +

رانی گنج کی میونسپل کمیٹی کے اورسیر بابو لنگار پرشاد متہم بجرم غبن دو ہزار روپیہ گرفتار کئے گئے۔ یہہ روپیہ ٹیکس کا تھا جو خورد برد کیا گیا +

کلکتہ مانکتولہ میونسپل کمیٹی کے وائس پریزیڈنٹ ایک ہندو پلیڈر صاحب بہ جرم غبن ۱۵ روپیہ ۵۔ آنہ عہدہ پریزیڈنٹ سے موقوف کئے گئے +

لکھنؤ حسین آباد کے سکرٹری کے عہدہ کیلئے منشی فضل حسین صاحب تجویز ہوئے ہیں۔ منشی صاحب پیشتر بھی اس عہدے پر رہ چکے ہیں +

لکھنؤ میں آج کل ہیضہ کا نہایت زور ہو۔ بہت آدمی اس مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں اور کئی اموات بھی وقوع میں آئی ہیں +

اُن دو مسلمانوں کو جنہوں نے علیگڈھ کے مشہور وکیل لالہ بدری پرشاد صاحب کی ناک کاٹنے کی فکر کی تھی سشن جج علیگڈھ کی عدالت سے سات سات سال قید بامشقت کی سزا ملی +

پادری نیومن ہل صاحب کہتے ہیں کہ وہ روپیہ جو ایک سال میں شراب پر صرف کیا جاتا ہو اگر جمع کیا جائے تو اُس سے تمام دُنیا کے آدمی ایک ایک انجیل خرید سکتے ہیں یا یہہ روپیہ دو لاکھ مشنریوں کو کافی ہو سکتا ہو +

پاینیر لکھتا ہو کہ جاڑے کے موسم میں ایک بڑی قواعد اٹک میں ہوگی۔ جسکے لئے ہند کے مختلف مقاموں سے پلٹنیں چلی جا رہی ہیں +

کوہ نور مخبر ہو کہ بابو سمتیل کانت چٹرجی جنپر مسٹر وار برٹن نے ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دایر کیا تھا اب اخبار ٹریبیون کے ایڈیٹر نہیں رہے اور رہ ماہ حال سے علیحدہ کئے گئے +

مدرسہ لاہور کی دیوار پر ایک دس سالہ لڑکا فحش اشتہار جسمیں اُستادوں کی نسبت فحش کلمات درج تھے چسپاں کرتا ہوا گرفتار ہوا اور چھ ہفتہ قید بامشقت اور دس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

قصور کا ایک ممبر کمیٹی جھوٹی مخبری کی علت میں زیر مواخذہ ہو +

الور کی فوج بلحاظ سامان اور پریڈ میں جستی کے دیگر ریاستوں کی فوج حفاظت سرحدی کے اوّل نمبر پر ہو بوقت ملاحظہ فوج مہاراجہ الور فوج سرکاری کے کرنیل کی وردی پہنے ہوئے اپنی فوج کی کمان کرتے تھے +

حضور وایسرائے نے الور میں ایک جدید محل مہاراجہ صاحب کی بنیاد رکھی۔ اجمیر میں والیان ریاست بوندی بیکانیر ٹونک کشن گڈھ کوٹہ نے اُنسے ملاقات کی +

جیپور میں حضور وایسرائے نے ایک ہسپتال کی بنیاد رکھی۔ وہاں پہلے سے ایک عالیشان اور عمدہ ہسپتال کی بنیاد مرحوم لارڈ میو نے رکھی تھی جنکا سنگی بُت ہسپتال کے پاس موجود ہو +

دھرم جیون کے پرائیویٹ نامہ نگار نے برہما سے لکھا ہو کہ پنجاب کے کئی سکھ صاحبان شراب نوشی کی بدولت وہاں مسلمان ہو گئے ہیں اور کنگال ہو کر در بدر مارے پھرتے ہیں +

کوڑھیوں کی حفاظت اور اُنکے علاج کے واسطے جو کمیٹی انگلنڈ میں قایم ہوئی ہو اُسکی طرف سے ایک کمیشن

ہندوستان میں آنیوالی ہو۔ جسکے ممبر ایک سال تک انڈیا میں قیام کرینگے +

لنڈن میں لارڈ ہارٹنگٹن صاحب ایک معزز مالدار بیوہ سے شادی کرینگے۔ یہ صاحبہ ڈچس آف مانچسٹر ہیں۔ لارڈ صاحب موصوف وزیر انگلستان ہیں +

بنگلور میں ایک زنانہ شفاخانہ قایم کیا گیا ہو اسکے واسطے ایک لیڈی ڈاکٹر مقرر کی گئی ہو +

حصار کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بوجہ شرکت ملکی فوج کہا گیا ہو کہ یا تو ملکی فوج کی خدمت کو چھوڑ دیں یا استعفا دیں +

جاپان میں ایک شخص چالیس سالنے شادی ۳۵ عورتوں سے کرکے طلاق دیدیا۔ اور اب چھتیسویں شادی کی ہو۔ کیا ایسے لوگوں میں اسلام کی تعلیم کچھ تبدیلی پیدا کر سکتی ہو؟ +

کانپور ۴ نومبر کو ایک تہوار ہولی کا ہوا۔ یہاں کے چند کھتریوں کی یہہ رسم قایم کی ہوئی ہو کہ آج کے روز اپنے دوستوں کے گھروں پر بھیک مانگتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ رسم سناتن سے چلی آئی ہو +

کانپور۔ واقعہ ۴ نومبر قریب ۵ بجے شام کے نیل خانہ بازار میں تین بدمعاشوں نے ایک غریب بنئے پر حملہ کیا۔ پولیس تحقیقات کے لئے موجود ہوئی دیکھئے کیا کارروائی ہوتی ہو +

اجمیر میو کالج کے ۲۲ رئیس زادے طلبا کو ۲۰ اکتوبر کو حضور والسرائے نے اپنے دست خاص سے انعام تقسیم کیا۔ اول نمبر کا انعام کنور دلیپت سنگھ رئیس مساودہ علاقہ سروہی نے پایا +

آریہ گزٹ ۸ نومبر رقمطراز ہو کہ متھرا میں سوامی کیشوانند جی نے جو مہا منڈل کے اپدیشک تھے آریہ دھرم اختیار کیا اور ممبری سماج پر دستخط کر دے +

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس جناب شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب بابو شب سرنداس صاحب۔ سید غلام محمد صاحب چودھری کندن سنگھ صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب۔ لالہ رامجیداس صاحب۔ سردار لچھمی سہائے صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب منشی وجیہہ الدین صاحب۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ ماسٹر ہولراج صاحب۔ سید مظفر علی صاحب۔ ممبران

واقع ۳۰ ستمبر ۱۸۹۰ء

نمبر ا تخمینجات جو برائے منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے حسب ذیل تجویز ہوئی +

عہ۱ - تخمینہ کوٹائی کنکر دروازہ قیصر گنج مابین سڑک ونالی ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

عہ۲ تخمینہ تیاری سڑک از احاطہ مدرسہ تا مکان مدرسہ لکانے دروازہ جدید کمرہ ہیڈ ماسٹر صاحب ۔ بوساطت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر صیغہ تعمیرات سے مشورہ کیا جاوے کیونکہ مکان مدرسہ جائداد ڈسٹرکٹ کمیٹی و ڈسٹرکٹ بورڈ و میونسپل کمیٹی کی ہو +

عہ۳ بوراکوٹ سڑک کنکر لکڑ بازار۔ سالم ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

عہ۴ بوراکوٹ سڑک نجاران ما للو ۔ تعمیر نالی جدید تک ملتوی رہے کیونکہ اس سڑک پر گاڑی وغیرہ کی کوئی بہت آمد و رفت نہیں ہو +

عہ۵ بوراکوٹ سڑک سنتر لالہ ناتھی رام مال ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۲ تعمیر نالی جدید محلہ چونک بجا گاؤ درخواست چندو لال کہ یہہ جگہ میری ہو مجھے اجازت ملے ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

عہ۶ تیاری نالی جدید محلہ کوچ منگلی ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۳ - تخمینہ تبدیلی فرش محلہ چھیپیاں ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۴ تخمینہ تیاری ناکہ کل شفاخانہ ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۵ - مرمت پردہ ہائے پاخانجات ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۶ - تخمینہ تیاری گاڑی کمات کوڑہ ۔ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۷ - کاغذات نیلام استخوان مذبوحی خانہ غربی بنام بگو چار بمقابلہ مبلغ ۔ سال بابت یک سال از ابتدائے ستمبر ۱۸۹۰ء لغایت آخر اگست ۱۸۹۱ء۔ **تجویز** ہوئی کہ نیلام ٹھیکہ استخوان حسب رپورٹ سب کمیٹی منظور کیا جاوے

نمبر ۸ - درخواست عبدالقادر چپراسی بمراد ترقی تنخواہ۔ **تجویز** ہوئی کہ درخواست سایل نامنظور کیجاوے

نمبر ۹ - روبکار صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۹۰ء بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۹۰ء باطلاع اسکے کہ لاگ ٹیکہ اگی فراہمی اطفال ویرانہ کی لاگ کہتے ہیں کمیٹی سے امداد ملے۔ و حکم صاحب پریزیڈنٹ کہ واسطے اطلاع ممبران کمیٹی میں پیش ہو کہ اپنے اپنے حلقہ میں امداد دیویں۔ **تجویز** ہوئی کہ حکم صاحب پریزیڈنٹ بحال رہے اور صاحب موصوف کی خدمت میں گذارش ہووے جہانتک ممکن ہو کام ٹیکہ کی ترقی میں بذات خود بھی امداد فرماتے رہیں +

نمبر ۱۰ - روبکار جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس مورخہ ۸ جولائی ۱۸۹۰ء بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۲ اگست ۱۸۹۰ء بطلب ۔ مرمت گھڑی کوتوالی و رپورٹ اہلمد کہ سوائے الف ۔ چندہ مقررہ و ماسہ ۔ مرمت چوکیات اسکام کے لئے کوئی بجٹ

نہیں اور کوتوالی اسٹیشن ڈسٹرکٹ کا ہی۔ تجویز ہوئی کہ
ایسے اخراجات رقم الف ب میں سے ہونے چاہئیں
جو رقم کہ بطور مقررہ حسب منظوری گورنمنٹ خرچ پولیس کے
لئے دیجاتی ہی اور ایک مفصل جواب صاحب پریزیڈنٹ
کی طرف سے لکھا جاوے +

نمبر ۱۱- روبکار صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس
لودیانہ مورخہ ۴ ستمبر ۱۸۹۶ء بطلب ... قیمت لالٹین
جو واسطے کوتوالی خریدی گئی ورپورٹ اہلمد کہ اس روپیہ
کے لئے کوئی بجٹ نہیں ہی اور نہ پہلے کبھی دیا گیا صرف
چندہ مقررہ دیا جاتا ہی اسمیں بھی حسب رزولیوشن
نمبر ۱ تاریخ امروزہ تجویز ہوئی +

نمبر ۱۲- رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر
مورخہ ۲۵ جون ۱۸۹۶ء مشعر اسکے کہ جس جگہہ اب پاخانجات
ہیں اُس جگہہ سے اونچی جگہہ پر جہاں پہلے تھے بعد ملاحظہ
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تبدیل کئے جاویں۔ تجویز
ہوئی کہ سب کمیٹی کو واپس ہو کر لکھا جاوے کہ بہ نسبت
کاغذات سابقہ دوبارہ غور کرکے رپورٹ کرے +

نمبر ۱۳- رپورٹ سب کمیٹی تعمیر کہ مسمی مانی
کشمیری زمین سرکاری میں جو چاہ لگانا چاہتا ہی وہ اس
شرط کو منظور کرتا ہی کہ تعمیر کنندہ اسکو اپنی خاص ملکیت و
قبضہ میں نہ رکھیگا حسب رواج مقامی عام لوگوں کے اغراض
کے لئے وقف رکھیگا۔ تجویز ہوئی کہ منظوری صاحب کمشنر
بہادر قسمت سے حاصل کی جاوے +

نمبر ۱۴- رپورٹ ہیڈ ماسٹر صاحب بورڈ اسکول
لودیانہ بجواب رزولیوشن نمبر ۱۵ مورخہ ۲۰- اگست ۱۸۹۶ء
و درخواست ترقی چھجو رام سہ کاغذات سابقہ۔ تجویز
ہوئی کہ رپورٹ کے لئے سپرد سب کمیٹی تعلیم حال کے
ہووے +

نمبر ۱۵- درخواست مسٹر آر ایل بانو صاحب ہیڈ ماسٹر
میونسپل بورڈ اسکول لودیانہ باستدعا استقلال خود بعہدہ
ہیڈ ماسٹری جو بموجب قاعدہ (۵) قواعد زیر دفعہ ۱۴۴ ایکٹ
۱۳ ۱۸۹۱ء ہو بموجب حکم صاحب پریزیڈنٹ جسکے رو سے اُنہیں
یہ اختیار حاصل ہی بلا وساطت اس سب کمیٹی میں پیش ہوئی
کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ مسٹر آر ایل بانو کو مستقل
کیا جاوے۔ یہہ رزولیوشن ۹ کے کثرت رائے سے بمقابلہ
۸ کے پاس ہوا انہوں نے اس وجہہ سے رائے دینے سے
انکار کیا۔ کہ کاغذ مذکورہ بوساطت سب کمیٹی تعلیم
نہیں آیا +

تار کی خبریں

لنڈن- ۱۱ نومبر ولیعہد زار بدھ کے روز ایتھنز
میں پہنچینگے جہاں دو ہفتہ قیام رہیگا +

لنڈن- ۱۱ نومبر ٹامٹن کے قریب مال گاڑی اور
ایک سپیشل ٹرین جس میں کیمپ کے مسافر سوار تھے آپسمیں
ٹکرا گئیں۔ جسکے صدمہ سے دس مسافر ہلاک اور آٹھ مجروح
ہوئے +

الہ آباد- ۱۱ نومبر ولیعہد زار غالباً ۲۳ دسمبر تک
بمبئی پہنچ جائینگے۔ کرنل ہارننگ جیرارڈ متعلقہ سنٹرل انڈیا
ہارس اور ہندوستانی فوج کے دو اور افسر ہز امپیریل ہائینس
کی پارٹی کے ساتھ رہینگے۔ اور اُنکا تمام سفر پانچ ہفتہ میں ختم
ہوگا +

جیپور- ۱۲ نومبر حضور والسرائے آج ۱۰ بجے صبح
کے سپیشل ٹرین میں آلور دو سے یہاں رونق افروز ہوئے
سٹیشن پر سر بحضور مہاراجہ صاحب۔ کرنل پریڈگس رزیڈنٹ
سرجن میجر ہنڈلی ریزیڈنسی سرجن کپتان سٹیٹ متعلقہ
فوج امپیریل سروس نے استقبال کیا۔ راؤ بہادر کانتی چندر
چیف ممبر کونسل راؤ بہادر ٹھاکران گوبند سنگھ بہادر اور
اعیان سلطنت ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کے ہمرکاب تھے
پلیٹ فارم پر فوج ریاست کا تعظیمی پہرہ موجود تھا ہز ایکسیلنسی
اور مہاراجہ صاحب کی گاڑی کے آگے دیولی رسالہ اردلی میں
تھا۔ تمام راستہ ریزیڈنسی تک جو قریباً ایک میل ہی بوقلمون
جھنڈیوں اور محرابوں سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ اور ڈسٹرکٹ
پر دو رویہ رسالہ کھڑا تھا جسکا یونیفارم قابل دید تھا۔ ایمیں
کئی زرہ پوش بہادر نشان سوار تھے جو ریاست کے لازم ہیں
سٹیشن اور ریزیڈنسی پر پہنچنے کیوقت توپوں کی سلامی سر ہوئی
ہز ایکسیلنسی والسرائے ریزیڈنسی میں اور ایجنٹ گورنر جنرل
قریب ہی دو خیموں میں فروکش ہیں۔ آج بعد دوپہر رسوم ملاقات
ادا ہونگی +

لنڈن ۱۲ نومبر مشرقی کانگرس کی ایک کمیٹی نے
آئندہ ستمبر میں انٹرنیشنل اورنٹیل کانگرس کے انعقاد کے
واسطے انگلستان جگہہ قرار دی ہی اور ڈاکٹر لائیٹنر صاحب
اسکے انتظام کیواسطے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں +

شملہ ۱۲ نومبر اسوقت ملتان کے پُرانے قلعہ میں
برٹش انفنٹری کی جو کمپنی مقیم ہی اسکو وہاں سے ہٹا لینے کی
نسبت منظوری آگئی ہی +

بریلی ۱۳ نومبر ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف ۲- اور ۳
جنوری آئندہ کو بریلی تشریف لاکر کیمپ تربیت کا ملاحظہ
فرماوینگے۔ جو سال آئندہ کے پہلے حصہ میں پوری کارروائی
کے قابل ہو جائیگا +

شملہ- ۱۱ نومبر بارک شایر لائیٹ انفنٹری اور سپیر کا
درہ دیو آگی راہ سے اور ڈیرہ غازیخان سے ریل پر کوئیٹہ
کو جانا۔ اور ۳۰ بمبئی انفنٹری کا ریلوے سروے پارٹی کی
حفاظت کیواسطے الوزئی کے قریب رکھنا منظور ہو گیا ہی +

لنڈن ۱۲ نومبر ریلوے کمپنی نے تسلیم کیا ہی کہ
ٹامٹن کا حادثہ ایک نشان دکھانیوالے کی غلطی سے ہوا ہی
جو لوگ ہلاک اور مجروح ہوئے وہ بالخصوص تارک الوطن کیمپ
سے واپس آرہے تھے +

بمبئی ۱۳ نومبر مسٹر کین نے مکتی فوج والوں کو لکھا ہے کہ وہ اپنی سیاحت میں حتی المقدور انکی کارروائیوں کو دیکھیں گے اور انکو یقین ہے کہ اگر دس سال میں مکتی فوج حیرت انگیز ترقی کریگی۔

غزل

اے شافع قیامت اے فخر کبریائی — دیکھو ذرا اپنے بندہ کی بینوائی
گنج سخا سے اپنے کر دے مجھے غنائے — جاں کو مرے مصائب [illegible]
بحر فنا سے بیڑا کر دے تو پار میرا — سنتے ہیں تیری شہرت اے فخر ناخدائی
تجھ بن ہوا کہ زاہد گوشہ نشین دنیا — بیفائدہ عبادت بے سود پارسائی
خوش قسمتی کہ عیسیٰ خود ہی یہاں پہ آیا — ورنہ بہت تھی مشکل اب تک میری رسائی
اے رہنمائے دنیا خواہش یہی ہے میری — شیطاں سے ہو عداوت تجھ سے ہو آشنائی
اے دل نہ کانپ ہرگز خوف گنہ سے اپنے — آخر مسیح کے در پر دیگا وہی رہائی

(شیالوی)

اشتہار

ملتان شہر میں ایک کاپیوٹر (کتب فروش) کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ اپنی عمر کا اور یہ کہ مجرد یا شادی کیا ہوا ہے حال درخواست کے ساتھ بھیجے۔

المشتہر پادری ڈبلیو ای ڈیوس۔ ملتان

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہو گیا ہے۔ ان صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو۔ "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں۔ "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا ایک مجموعہ ہے۔

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک عہ (بارہ روپیہ) مقرر ہے اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ۶ (چھ روپیہ) معہ محصولڈاک ہے۔

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں۔ بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپ کا نام نامی درج رہیگا۔ اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا۔

راقم مہتمم اخبار عام لاہور

ضرورت

قصبہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں امریکن یو پی مشن کے متعلق ایک زنانہ ڈسپنسری کے لئے ایک دیسی مسیحی بی بی کی ضرورت ہے جو علاوہ سند ڈاکٹری کے مسیحی چلن کے عمدہ سارٹیفکٹ بھی رکھتی ہو۔ اور شادی شدہ ہو۔ خاوند کے لئے بھی مشن میں حسب لیاقت کام مل سکتا ہے تنخواہ وغیرہ کیواسطے مس آیم وایٹ۔ آیم ڈی صاحبہ یو پی مشن سیالکوٹ سے درخواست کرکے فیصلہ کرنا چاہئے۔

المشتہر

(پادری) امام الدین شہباز ماسٹر یو پی چرچ سیالکوٹ

اشتہار

بدنمبر — نمبر ۲

جو کہ سرسہ برانچ پر واسطے کام کھدائی کے ٹھیکہ داروں کی ضرورت ہے لہذا یہ اشتہار بنا بر اطلاع محکمہ ہذا سے جاری کیا جاتا ہے کہ جو شخص کام کھدائی کا ٹھیکہ لینا چاہے سو فروری بمقام اندری راستہ کرنال بخدمت مسٹر ریل صاحب بہادر اسسٹنٹ انجنیر حاضر ہو جاوے نرخ عمدہ دیا جائیگا جسکی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

کھدائی ۳ فیٹ عـہ/ دو روپیہ دس آنہ۔
کھدائی ۴ فیٹ عـہ/ دو روپیہ بارہ آنہ۔
کھدائی ۵ فیٹ عـہ/ دو روپیہ چودہ آنہ۔
کھدائی ۶ فیٹ سے ۳ تین روپیہ۔

جہاں پر زمین سخت ہوگی وہاں علاوہ نرخ کے دو آنہ زیادہ دئے جاوینگے۔ اور جہاں زمین بہت سخت ہوگی وہاں چار آنہ۔

دستخط

جی جی ٹمن صاحب بہادر اگزیکٹیو انجنیر سرسہ برانچ ڈویزن کرنال

اطلاع

نور افشاں کے بڑھانے کی نسبت چند دیگر مسیحیوں کے پوسٹ کارڈ اور چٹھیاں ہمارے پاس آئی ہیں۔ امید کہ اول ہفتہ دسمبر تک اور صاحب بھی جنہوں نے ابتک کچھ اس امر میں اپنی رائے ہم پر ظاہر نہیں کی ضرور کچھ نہ کچھ لکھینگے۔ تاکہ قبل شروع ۱۸۹۱ء جیسا مناسب و بہتر معلوم ہو ویسا کیا جاوے۔

ایڈیٹر۔

لوکل

سنا گیا ہے کہ امسال بتقریب تیوہار دیوالی یہاں کے ہندوؤں نے خوب دل کھول کر قماربازی کی۔ دیوالی کے روز روپیہ (لچھمی) جوئے کے ذریعہ حاصل کرنا اور جوا کھیلنا معلوم نہیں ہندوؤں نے کس شاستر کی رو سے باعث ثواب و برکت سمجھ رکھا ہے۔ ہمیں ابتک خبر نہیں ملی کہ پولیس نے اس موقعہ پر کسی قمارباز کو گرفتار کرکے نیکنامی پائی یا نہیں شاید کچھ وجہ ہوگی کہ باوجود معلوم ہونیکے کہ جا بجا قماربازوں کے گروہ اس کام میں مصروف ہیں اور پولیس کسیکو گرفتار نہیں کر سکی۔

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا۔